مؤمن کی عمدہ صفات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلينَ وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! ایک اچھا مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت ہی اعلیٰ شان کا مالک ہوا کرتا ہے، انتہائی عمدہ صفات واَخلاق، ایمان، عبادت اور اپنے اچھے مُعاملات وکردار میں یکتا ہوتا ہے، اس کا راستہ نمایاں اور دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی والا راستہ ہوتا ہے، سچا مؤمن اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، تمام آسمانی کتابوں، تمام رسولوں، قِیامت کے دن، اور اچھی وبُری تقدیر کے اللہ تعالی طرف سے ہونے پر مکمل ایمان رکھتا ہے، ہر حال میں اپنے ربِ کریم ہی کی بارگاہ میں پناہ لیتا ہے، اسی کی عبادت کرتا ہے، اسی کے حبیبِ کریم جنابِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی اقتداء وپیروی کرتا ہے، ان کی سنّت کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿لَقَدْ

كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّـمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا﴾[1] "یقیناً تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے، اُس کے لیے جو اللہ وروزِ قیامت کی امید رکھتا ہو، اور اللہ کو بہت یاد کرے"۔ یعنی نبی رحمت شفیعِ اُمّت ﷺ کی زندگی مبارکہ سارے انسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس سے زندگی کا کوئی شعبہ خارج نہیں، اللہ ربُّ العالمین نے اپنے حبیبِ کریم کی زندگی کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا، لہٰذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا، سونا جاگنا، سرکارِ دو عالم ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت ہو جایا کرتے ہیں۔

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! اس آیتِ کریمہ میں آقائے دو جہاں ﷺ کی پیروی کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ وہ آخرت پر بھی ایمان رکھتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو، جس مؤمن میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی اتّباع، اللہ تعالیٰ سے امیدِ کامل، اور رب تعالیٰ کا ذکرِ کثیر، یہ تینوں صفات جمع ہو جائیں، اس کی دنیا وآخرت دونوں ہی روشن ومنوّر ہو جاتی ہیں۔

یہ پیروی قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، اس میں غور وفکر کرنے، اس کے اَحکام پر عمل پیرا ہونے، اور قرآنِ کریم کو اپنی زندگی کا معیار بنانے سے حاصل ہوتی ہے، ہماری زندگی کا کوئی دن، بلکہ کوئی لمحہ بھی شریعت کے خلاف نہ گزرے، ہر ایمان والے پر لازم ہے

---

(١) پ٢١، الأحزاب: ٢١.

کہ وہ عملِ صالح اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کے ذریعے اس کا قُرب پانے کی کوشش کرتا رہے، اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہے، اُس نے جسے جو دیا اس پر حسد، شکوہ وشکایت نہ کرے، ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتا رہے، تکلیفوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کا دامن تھامے رکھے، شکوہ وشکایت زبان پر نہ لائے، حضرت سیّدنا صہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: «عَجَباً لأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ»[1]

"مؤمن کا مُعاملہ بڑا عجیب ہے! اس کا کوئی کام خیر سے خالی نہیں، اور یہ چیز بندہ مؤمن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں، جب وہ نعمتوں کے ملنے پر رب تعالیٰ کا شکر ادا کرے تب بھی فائدے میں ہے؛ کہ اجر وثواب بھی ہے اور نعمتوں میں اِضافے کا سبب بھی، اور جب وہ مصیبتوں پر صبر کرے تو اس پر بھی اسے اجر وثواب دیا جاتا ہے، اور مصائب بھی دُور ہوتے ہیں"۔

میرے بزرگو ودوستو! اچھے مسلمان کی ایک خوبی سے یہ بھی ہے کہ وہ نفلی عبادات میں بھی تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی کرتا ہے، وہ اپنے تزکیۂ نفس کے لیے راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، اپنے پیارے آقا ومولا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی میں نمازِ تہجد کا بھی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الزهد [والرقائق]، ر: ٧٥٠٠، صـ١٢٩٥.

اہتمام کرتا ہے، اِشراق وچاشت کی بھی پابندی کرتا ہے، خصوصًا دن بھر کی نمازوں میں سنّتِ مؤکَّدہ کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دیتا، اُم المؤمنین حضرت سیدہ امِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لله كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ»(۱) "جو اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ فرض نمازوں کے علاوہ بارہ ۱۲ رکعت سنّتِ مؤکَّدہ ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بنائے گا"۔

حضراتِ گرامی قدر! ایک اچھا مسلمان جس طرح عبادت کا اہتمام کرتا ہے، اسی طرح اپنے پاکیزہ وحلال مال کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے، یتیموں کی پرورش، غریبوں ضرورتمندوں کے لیے بھاگ دوڑ، اور مریضوں کی غمگساری کرتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ -وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ- وَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِه، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِه كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلْوَهُ، حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ»(۲) "جو اپنی پاکیزہ کمائی سے کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے درجۂ قبولیّت عطا فرماتا ہے (اور یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی قبول فرما کر اس کے

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ر: ١٦٩٦، صـ٢٩٥.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الزكاة، ر: ١٤١٠، صـ٢٢٧، ٢٢٨.

اجروثواب کو بڑھاتا ہے، جیسے تم لوگ اپنے بَچھڑے کو پالتے ہو) یہاںتک کہ وہ اجروثواب پہاڑ کے برابر ہوجاتا ہے"۔

عزیزانِ محترم! اچھے مسلمان کی اچھی صفات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی اتّباع کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فرض روزوں کے علاوہ وقتاً فوقتاً نفلی روزوں کا بھی اہتمام کرتا ہے، صبح وشام کے اَوراد ووظائف کی بھی پابندی کرتا ہے، رب تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور کلمہ طیّبہ لا الہ الّا اللہ کا بھی وِرد کرتا ہے، عظمت والے پروَردگار جَلَّ جَلالُہ کی بڑائی وپاکی بیان کرتا رہتا ہے، اپنی زبان کو ہر وقت اللہ ورسول کے ذکر سے تَر رکھتا ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: کسی نے رحمتِ عالَمیان ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! یوں تو دین کی باتیں بہت ہیں، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے میں اپنا کر اس پر ثابت قدم رہوں، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْباً مِنْ ذِكْرِ الله»[1] "ہمیشہ اپنی زبان کو اللہ تعالی کے ذکر سے تَر رکھا کرو!"۔

عزیزانِ گرامی قدر! مسلمان کی کامیابی وکامرانی کا راز اسی میں ہے کہ وہ حضور نبیٔ کریم ﷺ کی پیروی اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتا رہے، اپنے شب وروز اس طرح گزارے جیسے زندگی گزارنے کا حکم دیا گیا ہے، اعمالِ صالحہ کے ساتھ ساتھ مسلمان کی یہ

---

(١) "جامع الترمذي" كتاب الدعوات، ر: ٣٣٧٥، صـ٧٧١.

شان ہونی چاہیے کہ وہ ایسے کاموں سے بھی بچتا رہے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے، بلکہ سچا مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، شفیعِ امّت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِه وَيَدِه»[1] "سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔ محدثینِ کرام فرماتے ہیں کہ "اس حدیث پاک میں زبان کو ہاتھوں سے پہلے ذکر کیا گیا ہے؛ کیونکہ زبان کی اِیذارَسانی ہاتھوں کی نسبت زیادہ ہے، ہاتھ سے تو صرف موجود لوگوں کو اِیذاء پہنچائی جاسکتی ہے، مگر زبان سے حاضر، غائب، زندہ ومُردہ سبھی کو ایذاء دی جاسکتی ہے، نیز زبان سے کسی کو اِیذاء دینا ہاتھ کی نسبت زیادہ اَذیت ناک ہے، کسی شاعر نے کہا کہ: «جرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا التِئَامٌ... وَلا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ»[2] "نیزے کے زخم تو ٹھیک ہو جاتے ہیں، مگر زبان سے لگایا گیا زخم کبھی ٹھیک نہیں ہوتا"[3]۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ١٠، صـ٥.

(۲) "فصل المقال في شرح كتاب الأمثال" لأبي عبيد البكري (ت٤٨٧هـ)، البَاب الأوّلُ، باب المثل في حفظ اللسان، ١/ ٢٤، بتحقيق د. إحسان عبّاس ود. عبد المجيد عابدين، بيروت: مؤسّسة الرسالة ١٩٨٣م، ط٣.

(۳) "نزہۃ القاری" "کتاب الایمان، تحت حدیث: «من سلم المسلمون» ۱/۲۵۳ بتصرّف۔

محترم بھائیو! اپنی ذات سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بہت ہی اچھا عمل اور اعلیٰ صفت ہے، چاہے یہ نفع مال سے ہو یا کسی دوسرے طریقے سے، ایک اچھے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر ایک سے خیر وبھلائی کا برتاؤ کرتا رہے، چاہے کوئی ہمیں نفع دے یا نقصان، ہر ایک کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا ہی اچھے مسلمان کا شیوا ہے، حضرت سیّدنا ابو موسی اَشعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» "ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے"، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر وہ صدقہ نہ کر سکے تو؟ فرمایا: «يَعْمَلُ بِيَدِه فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» "اپنے ہاتھ سے کمائے، اپنے آپ کو بھی نفع پہنچائے اور دوسروں پر بھی صدقہ کرے"، لوگوں نے عرض کی: جو اس بات کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو؟ فرمایا: «يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوف» "کسی مجبور وپریشان حال کی مدد کر دے"، لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا: «فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ؛ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ»[1] "اچھے کام کرتا رہے اور برائیوں سے بچتا رہے؛ کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے"۔

محترم بھائیو! اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا کہ خلقِ خدا پر شفقت انسان کا کمال ہے، یہ شفقت مال دے کر ہو، یا کسی اَور طرح نفع پہنچا کر ہو، چاہے دینی نفع پہنچا کر ہو یا دنیاوی نفع پہنچا کر، یا لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر کے ہو، ہمارے پیارے آقا ومولا حضور اکرم

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، ر: ٦٠٢٢، صـ١٠٥٢.

ﷺ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ بُردباری اور نرمی کے ساتھ پیش آیا کرتے، آپ ﷺ نے تمام تر مُعاملات میں اپنے اعلیٰ کردار سے ایسی شاندار اور قابل رشک مثال قائم فرمائی، جو صبحِ قیامت تک آنے والوں کے لیے قابلِ اِتّباع نمونہ وآئیڈیل ہے، اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے تو وہ اس سے حاجتمندوں کی مدد کرے، اگر اس کی استطاعت نہیں تو خود کما کر اپنے آپ پر اور اپنے اہل وعِیال پر خرچ کرے، حسبِ استطاعت تھوڑا بہت صدقہ وخیرات بھی کرتا رہے، اگر یہ بھی نہیں کرسکتا تو پھر کسی پریشان حال کی حتی الاِمکان پریشانی دُور کردے، کسی طرح اس کے کام میں ہاتھ ہی بٹا دے، اور یہ بھی نہ کرسکے تو نیکی کا حکم دے اور خود بھی اس پر کاربند رہے، بُرائی سے بچ کر دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرتا رہے؛ کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

ایک اچھے مسلمان کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ برائیوں سے بچتا رہے، اور ہر حال میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھے، ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچتا رہے، عدل وانصاف کی پاسداری کرے، مَیانہ رَوی اختیار کرے، جُھوٹ وفریب سے مکمل گریز کرے، نہ جھوٹوں سے دوستی رکھے، نہ ان کا ساتھ دے، ہمارے پیارے آقا وَمولا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں اسی بات کی تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا، وَإِنْ أَسَاءُوْا

فَلَا تَظْلِمُوْا»⁽¹⁾ "تم دوسروں کی رائے پر مت چلو، یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ اچھا سُلوک کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ اچھا سُلوک کریں گے، اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کا مُعاملہ کریں گے؛ بلکہ اپنے آپ پر اعتماد واطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تب بھی بھلائی کرو، اور اگر وہ برائی سے پیش آیں کریں تب بھی ظلم سے کام مت لو!"۔

عزیز دوستو! ہمیں یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ ایک اچھے مسلمان کی جو جو صفات بیان کی گئی ہیں، ہمیں ان پر پختگی سے عمل پیرا ہونا ہے، انہیں اپنانے میں ہرگز کوتاہی نہیں کرنی، بلکہ کمال درجہ ادائیگی سے اسے پورا کرنا ہے، کسی کے منصب سے مرعوب نہ ہوا جائے، نہ کسی کو دھوکا وفراڈ دینے کی کوشش کرے، اپنے باہمی مُعاملات میں دوسروں کے ساتھ مسکراکر خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے، ان کی شکایتوں سے پریشان نہ ہو، لوگوں کی ضرورتوں میں کام آتے ہوئے خوشی محسوس کرے، اپنی گفتگو میں نرمی اختیار کرے، کشادہ دلی وخندہ پیشانی کا مُظاہرہ کیا جائے، سامنے والے کے عیبوں پر پردہ رکھتے ہوئے ان سے درگزر کیا جائے، ان کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوا جائے، لوگوں سے اس طرح محبت ونرمی کا مُعاملہ رکھے جیسا خود اپنے لیے پسند کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «الْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ»⁽²⁾ "مؤمن لوگوں سے محبت

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب البرّ والصلة، ر: ٢٠٠٧، صـ٤٦٣.

(٢) "المستدرَك" كتاب الإيمان، ر: ٥٩، ١/ ٣٠.

کرنے والا ہوا کرتا ہے، اور جو لوگوں سے محبت نہیں کرتا، نہ لوگ اس سے پیار کرتے ہیں، اس میں کوئی خیر نہیں!"۔

مسلمان کی یہی وہ امتیازی صفات ہیں جن پر جس نے غور فکر کیا اور انہیں اپنایا، اس نے حقیقی طَور پر اسلام کو رُوشناس کرایا، یہ وہ عمدہ صفات ہیں جن سے لوگ جِلا پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْـمُسْلِمِيْنَ﴾[1] "اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے، اور کہے کہ میں مسلمان ہوں!"۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، ہمیں اپنے فضل وکرم سے رزقِ حلال میں برکت وپاکیزگی عطا فرما، عملِ صالح کی توفیق اور شکر کی دَولت عطا فرما، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، پاکیزہ رزق، علمِ نافع، بدن کی عافیت، ہماری زندگی، ہمارے اہل وعِیال، اور روزی روزگار میں برکت عطا فرما، جان ومال، عزّت وآبرُو کی حفاظت فرما، آپس میں حسنِ اَخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما، دنیا وآخرت کی سُرخرُوئی وکامیابی نصیب فرما، اے اللہ! ہمارے گھر، محلے، شہر، ملک اور تمام اسلامی ممالک میں اتفاق واتحاد اور برکات عطا فرما، اے اللہ! ہماری کوتاہیوں کو مُعاف فرما، گناہوں کی مغفرت فرما، اے اللہ! ہمیں زوالِ نعمت، محرومی، خود پسندی سے بچا، دھوکا، فراڈ، لُوٹ مار، دونوں جہاں

---

(١) پ ٢٤، حٰمٓ السَّجدة: ٣٣.

کی ذلّت سے محفوظ فرما، جنّت میں داخلہ، عذابِ دوزخ سے نَجات، غموں سے خلاصی عطا فرما، قرض کے بوجھ سے نَجات، بیماریوں سے شفاعطافرما، ہمیں حضور اکرم ﷺ کی شان ومنزلت کودل وجان سے ماننے اور بیان کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہروباطن کوتمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطافرما، اِن کی حفاظت وشکرکی توفیق عطافرما، ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائیاں عطافرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطافرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خيرِ خلقِه ونورِ عرشِه سيّدِنا ومولانا محمّدٍ وآله وصحبه وبارَكَ وسلَّم أجمعين، والحمد لله ربّ العالمين.